کنز الایمان کی
عرب دنیا میں پذیرائی
صاحبزادہ سید وجاہت رسول قادری
باہتمام
کے۔ ایم۔ زاہد
ادارۂ تحقیقاتِ امام احمد رضا، پاکستان
(اسلام آباد)

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا محدث بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کے ترجمۂ قرآن

کنزالایمان کی
عرب دنیا میں پذیرائی

صاحبزادہ سید وجاہت رسول قادری

ادارۂ تحقیقات امام احمد رضا (رجسٹرڈ) پاکستان
اسلام آباد

نام .... کنزالایمان کی عرب دنیا میں پذیرائی

تحریر .... صاحبزادہ سید وجاہت رسول قادری

سن اشاعت .... ۱۴۲۱ھ / ۲۰۰۰ء

صفحات 16

حروف سازی وطباعت .... المختار پبلی کیشنز کراچی، 7725150

نگران طباعت .... اقبال احمد اختر القادری

ناشر .... ادارۂ تحقیقات امام احمد رضا، پاکستان

ھدیہ .... =/6 روپیہ
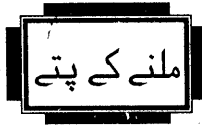
(1) ادارۂ تحقیقات امام احمد رضا (اسلام آباد)

D-44/4، اسٹریٹ۔38، سیکٹر F-6/1 اسلام آباد (44000) فون: 051-2825587

☆

(2) ادارۂ تحقیقات امام احمد رضا، کراچی

25، جاپان مینشن، رضا چوک، ریگل صدر، (کراچی 74400) فون: 021-7725150

☆

(3) کے-ایم-زاھد، مکان نمبر 1829، اسٹریٹ نمبر 85، سیکٹر I-10/1

اسلام آباد (44000) موبائل: 0303-7371092

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

عرب دنیا میں کنزالایمان کی پذیرائی
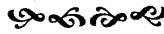
از طفیل سرور ہر دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم
"کنزایمان" در جہاں مشہور شد
(سید خضر نوشاہی)

یہ خبر مسلمانانِ عالم خاص طور سے مسلمانان بر صغیر پاک و ھند و بنگلہ دیش کیلئے باعث طمانیت اور سرور قلب ہے کہ جامعۃ الازھر الشریف کے شیخ، شیخ اکبر علامہ دکتور محمد سید طنطاوی حفظہ اللہ تعالیٰ کی سرپرستی میں "مجمع البحوث الاسلامیہ" (مرکزِ تحقیقات اسلامی) قاھرہ نے امام احمد رضا خاں قادری قدس اللہ سرہ العزیز کے ترجمۂ قرآن کریم (اردو)

معنون بہ ’’کنز الایمان فی ترجمۃ القرآن‘‘ کو کئی ماہ کی بحث و تمحیث اور تنقیدی و تحقیقی جائزے کے بعد اسلامی تعلیمات کے مطابق اور ایک قابل اعتماد ترجمہ قرار دیا ہے اور اردو داں عامۃ المسلمین کے استفادہ کیلئے اس کی نشر واشاعت کو فروغ دینے کی ترغیب دی ہے۔

اس سلسلے میں شیخ الازھر کی سرپرستی میں ’’مجمع البحوث الاسلامیہ‘‘ قاھرہ نے ایک سرٹیفیکٹ کا بھی اجراء کیا ہے۔ یہ سند (سرٹیفیکٹ) ھندوستان میں اہل سنت و جماعت کے عظیم ترین ادارہ الجامعۃ الاشرفیہ، مبارکپور، اعظم گڑھ کی کوششوں سے جاری کی گئی۔ اس سلسلے میں ’’ادارۂ تحقیقات امام احمد رضا، پاکستان (کراچی)‘‘ کی سعی و کاوش کو بھی بڑا دخل ہے جو گذشتہ چار سال سے جامعہ ازھر شریف کے مختلف شعبہ ہائے فنون کو امام احمد رضا قادری علیہ الرحمۃ والرضوان کی تصانیف و تالیفات اور ان کی حیات اور علمی ادبی اور دینی کارناموں پر مبنی لٹریچر فراھم کررہا ہے۔ گذشتہ سال اس کے دو رکنی وفد نے (جس میں راقم اور حضرت علامہ عبدالحکیم شرف قادری مدظلہ شامل تھے) قاھرہ کا دورہ بھی کیا تھا اور جامعہ ازھر کے نامور اساتذہ کرام، علماء مصر اور شیخ الازھر الشریف حضرت علامہ دکتور محمد سید طنطاوی مدظلہ العالی سے استاذ السید حازم محمد احمد المحفوظ زید مجدہ کی رہنمائی میں ملاقاتیں بھی کی تھیں اور ’’کنز الایمان‘‘ سمیت ۳۵۰ کتب کا تحفہ بھی دیا

تھا جس میں ادارہ کے جنرل سکریٹری پروفیسر ڈاکٹر مجید اللہ قادری صاحب زید مجدہ کی ''کنزالایمان'' پر تھیسس بھی شامل تھی۔ ''کنزالایمان'' سے متعلق مندرجہ بالا خبر ''جمیعة الدعوة الاسلامیة العالمیه'' لیبیا کے زیر اہتمام طرابلس سے عربی، انگریزی اور فرانسیسی زبانوں میں شائع ہونے والے ہفت روزہ ''الدعوۃ'' مورخہ ۲۶/ربیع الاول الشریف ۱۴۳۰ھ من میلاد النبی ﷺ (۱۴۲۱ھ) کے شمارے میں شائع ہوئی ہے۔

واضح ہو کہ امام احمد رضا القادری علیہ الرحمۃ نے یہ ترجمہ ۱۳۳۰ھ / ۱۹۱۱ء میں مکمل کیا تھا جو آپ کی حیات میں ہی پہلی بار مراد آباد سے شائع ہوا دوبارہ یہ ترجمہ حضرت صدالافاضل مولانا نعیم الدین مرادآبادی علیہ الرحمۃ خلیفۂ امام احمد رضا قدس سرہ کے حاشیہ کے ساتھ اعلیٰ حضرت کے وصال کے بعد مراد آباد ہی سے شائع ہوا۔ ابتک اس پر متعدد حاشیے اور تفسیریں لکھی جاچکی ہیں۔ ایک محتاط سروے کے مطابق بر صغیر پاک و ھند میں اردو تراجم قرآن میں سب سے زیادہ طلب اسی ترجمۂ ''کنزالایمان'' کی ہے۔ ''کنزالایمان'' کی خصوصیات پر تبصرہ کرتے ہوئے بر صغیر کے معروف مصنف اور محقق علامہ پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد صاحب حفظہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں :

''اردو کے مترجمین قرآن میں امام احمد رضا محدث

بریلوی اپنے تبحر علمی کی وجہ سے بے نظیر و بے مثال
معلوم ہوتے ہیں جس نے ان کا مطالعہ کیا ہے اور مختلف
علوم و فنون اور مختلف زبانوں میں ان کی مطبوعات و
مخطوطات اور شرح و حواشی دیکھے ہیں وہ اس امر کی
تصدیق کر سکتا ہے"

مزید فرماتے ہیں کہ :

"وہ ایک باخبر ہوشمند اور باادب مترجم تھے، ترجمہ کے
مطالعہ سے اندازہ ہوتا ہے کہ امام احمد رضا نے آنکھیں
بند کر کے ترجمہ نہیں کیا بلکہ وہ جب کسی آیت کا ترجمہ
کرتے تھے تو پورا قرآن ، مضامینِ قرآن اور متعلقاتِ
قرآن ان کے سامنے ہوتے تھے"

حیرت انگیز بات یہ ہے کہ امام احمد رضا نے یہ ترجمہ کتب تفسیر و
حدیث یا ما قبل کے اردو اور فارسی تراجم کو سامنے رکھے بغیر فی البدیہہ
کیا۔ اس کی صورت یہ تھی کہ آپ بغیر کسی کتاب کی مدد کے آیات کریمہ کا
ترجمہ فی البدیہہ ارشاد فرماتے جاتے اور آپ کے خلیفہ ارشد صدالشریعہ
علامہ مفتی امجد علی اعظمی صاحب علیہ الرحمۃ اس کو قلمبند کر لیتے۔ محترم
پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد صاحب ایک اور جگہ "کنزالایمان" کی اس

خصوصیت پر تبصرہ کرتے ہوئے تحریر کرتے ہیں کہ :

''امام احمد رضا کے ترجمۂ قرآن میں برسوں کی فکری کاوشیں پنہاں ہیں، یہ مولیٰ تعالیٰ کا کرم ہے کہ وہ اپنے بندے کو ایسی نظر عطا فرمادے جس کے سامنے علم و دانش کی وسعتیں سمٹ کر ایک نقطہ پر آجائیں۔ فی البدیہہ ترجمۂ قرآن میں ایسی جامعیت کا پیدا ہو جانا عجائبات عالم میں سے ایک عجوبہ ہے، اس سے مترجم کی عظمت کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے''۔

بلاشبہ امام احمد رضا قدس سرہ العزیز پر اللہ تبارک وتعالیٰ اور اس کے حبیب لبیب، رسول رؤف ورّحیم کا خاص کرم تھا، انہی خصوصیات کی بناء پر امام احمد رضا کے ترجمہ قرآن کو دنیائے علم و آگہی میں ایک گونہ پذیرائی اور روز افزوں مقبولیت حاصل ہوئی۔ یہ واحد ترجمۂ قرآن ہے جس کی خصوصیات، فنی، علمی اور ادبی خوبیوں پر اس کی اشاعت سے لیکر آج تک سینکڑوں مقالات اور ہزاروں تبصرے لکھے جا چکے ہیں اور لکھے جارہے ہیں۔ یہ امتیاز کسی اور ترجمہ کو حاصل نہیں۔ متعدد اسکالرز ملکی اور عالمی جامعات میں ''کنزالایمان'' کو ام-فل اور پی-ایچ-ڈی کی تھیسس کا موضوع بنارہے ہیں۔ ''ادارۂ تحقیقات امام احمد رضا'' کے جنرل سیکریٹری پروفیسر ڈاکٹر مجید اللہ قادری زید مجدہ نے ''کنزالایمان''

کے حوالے سے ۱۹۹۳ء میں ڈاکٹریٹ کی سند حاصل کی جو کتابی صورت میں ادارۂ ھذا کی جانب سے ۱۹۹۹ء میں شائع ہو چکی ہے۔ برصغیر پاک وہند اور بنگلہ دیش کے بے شمار علماء نے ''کنزالایمان'' کی جامعیت، ادبیت، معنویت، مقصدیت، زبان وبیان کی چاشنی، اور سلاست وروانی کی خوبیوں کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے اس کو تمام سابقہ معروف تفاسیر کا نچوڑ قرار دیا ہے۔

حضرت علامہ مفتی ڈاکٹر محمد مکرم احمد صاحب حفظہ اللہ تعالیٰ، استاذ شعبہ عربی، جامعہ ملیہ دھلی اور شاھی امام و خطیب مسجد فتح پوری دہلی، ''کنزالایمان'' کی خصوصیات پر درج ذیل الفاظ میں تبصرہ فرماتے ہیں:

> ''یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ فاضل بریلوی علمی اور ادبی صلاحیتوں میں معاصرین اور متاءخرین میں بہت اعلیٰ مقام رکھتے ہیں۔ان کے پایہ کا عالم نہ ان کے دور میں تھا اور نہ آج ہے۔ قرآن کریم کا محتاط اور جامعہ ترجمہ وہی عالم کرسکتا ہے، جس کو عربی، فارسی اور اردو زبانوں میں مہارت ہو، جو محاورات اور ادبی فصاحب و بلاغت سے خوب واقف ہو، جو سیرت پاک مصطفیٰ ﷺ سے باخبر ہو، جس کو علوم قرآنیہ کے

ساتھ ساتھ فنِ حدیث پر بھی مکمل دسترس ہو، جو
آیات کریمہ کے شان نزول اور اس وقت کے کوائف و
حالات سے باخبر ہو، جس کے پاس عشق مصطفیٰ ﷺ کا
خزانہ ہو، جو مکمل خشوع و خضوع کے ساتھ بین الخوف
والرجاء لکھنے کا عادی ہو۔ جب ہم فاضل بریلوی کی
حیات اور علمی مقام و مرتبہ کا جائزہ لیتے ہیں تو صرف وہ
ہی مجمع الکمالات کے پیکر میں سامنے آتے ہیں، یہی وجہ
ہے کہ "کنزالایمان" دنیا بھری میں مقبول ہے، نہ
صرف عوام و خواص بلکہ ہر طبقۂ فکر کے علماء اس سے
استفادہ کرتے ہوئے نظر آتے ہیں"۔

حضرت علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری حفظہ اللہ تعالیٰ،
شیخ الحدیث والتفسیر، جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور "کنزالایمان" پر اپنے
ایک مختصر مگر جامع تبصرے میں یوں رقم طراز ہیں:

"قرآن کو سمجھنے کے لئے صرف عربی زبان، صرف و
نحو، علم معانی، بیان، بدیع وغیرہ علوم میں مہارت کافی
نہیں، تفسیر و حدیث، عقائد و کلام اور تاریخ و سیرت کا
وسیع مطالعہ ہی کافی نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ اور صاحب
قرآن ﷺ سے صحیح ایمانی اور روحانی تعلق بھی

ضروری ہے۔ اردو ترجمہ نگاروں میں امام احمد رضا بریلوی قدس سرہ العزیز ممتاز ترین مقام پر فائز ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں پچاس سے زیادہ علوم میں حیرت انگیز مہارت عطا فرمائی تھی۔ وہ عارف باللہ بھی تھے اور صبغۃ اللہ سے مزیّن بھی، ساتھ ہی آپ اللہ تعالیٰ اور اس کے حبیب اکرم ﷺ کی محبت میں فدا تھے۔ سرکار دوعالم ﷺ کے توسط سے ان کے دل پر فیوض الٰہیہ کی بارش ہوتی تھی۔ اسی لئے انہوں نے قرآن پاک کا بے مثال اردو ترجمہ "کنزالایمان فی ترجمۃ القرآن" کے نام سے کیا۔ مخالفین کی سازشوں کی بناء پر بعض ممالک میں اس ترجمہ پر پابندی عائد کی گئی، لیکن (بحمد اللہ) اس کی خداداد مقبولیت کا یہ عالم ہے کہ اس کی مانگ سب تراجم سے زیادہ ہے انگریزی، فرنچ، ڈچ، ترکی، بنگالی، سندھی اور پشتو وغیرہ زبانوں میں اس کے ترجمے کئے جاچکے ہیں"۔

حضرت علامہ نے جس پابندی کا ذکر کیا ہے اس کا قصہ کچھ یوں ہے:

"امام احمد رضا کا یہ ترجمۂ قرآن ۱۹۱۱ء میں مکمل ہوا، ان

کی حیات میں اس کا پہلا ایڈیشن شائع ہوا اگر تاریخ
اشاعت (جو متحقق نہیں ہے) ۱۹۱۸ء بھی متصور کی
جائے تو اس وقت سے لیکر ۱۹۸۲ء تک یعنی
۶۴ ربرسوں میں لاکھوں کی تعداد میں اس کے متعدد
ایڈیشن ہندوستان ، بنگلہ دیش اور پاکستان کے مختلف
شہروں سے شائع ہوتے رہے ہیں مسلکی اور نظریاتی طور
پر ان سے اختلاف کرنے والے خود ان کے ہم عصر اور
بعد کے جید علماء نے اس کو پڑھا اور دیکھا، لیکن کسی کو
''کنز الایمان'' یا اس کے حاشیہ خزائن العرفان میں کوئی
لغزش، خامی، یا خلاف شرع امر نظر نہیں آیا ورنہ
مخالفین علماء ضرور بالضرور اس کی گرفت اور تشہیر
کرتے''۔

۱۹۸۲ء میں پاک و ہند کے بعض متعصب و متشد
دیوبندی، تبلیغی ، وہابی علماء اور جماعت اسلامی کے اراکین نے
''کنز الایمان'' کی مقبولیت اور امام احمد رضا کی ہمہ جہت شخصیت کی روز
افزوں شہرت سے خوزدہ ہو کر ''رابطۂ عالم اسلامی'' (جس کا ھیڈ کوارٹر جدہ
میں ہے) کے پلیٹ فارم کو بطور ڈھال استعمال کرتے ہوئے امام احمد رضا
کے ترجمہ قرآن ''کنز الایمان'' اور اس کے حاشیہ ''خزائن العرفان'' پر

پابندی لگوائی اور پھر ''رابطہ عالم اسلامی'' کی اپیل اور سفارش پر سعودی عرب اور خلیج کی ریاستوں نے اپنے اپنے ملک میں اس کے داخلہ اور اشاعت پر پابندی لگائی۔ اس کی خبر اخبار ''خلیج ٹائمز'' مورخہ ۵/ مارچ ۱۹۸۲ء ص ۲ (متحدہ عرب امارات) پر شائع کرائی گئی اور یہی خبر ''رابطہ عالم اسلامی'' کے اخبار مورخہ ۲/ مئی ۱۹۸۲ء (جدہ) میں بھی شائع ہوئی۔ ان دونوں اخبارات کا موقف یہ تھا، ترجمہ قرآن اور اس کا حاشیہ دونوں ناقابل اشاعت ہیں اس لئے کہ اس میں قابل اعتراض مواد پایا جاتا ہے لیکن حیرت کی بات یہ ہے کہ ان اخبارات نے قطعاً ان غلطیوں کی نشاندھی نہیں کی، دوسری بات یہ ہے کہ جب کسی تصنیف پر پابندی لگائی جاتی ہے تو سب سے پہلے اس کے ناشر، مصنف، یا اس کے ورثاء یا متعلقہ ادارہ یا فریاد ذمہ دار گروہ کو اس کے وجوہ سے آگاہ کیا جاتا ہے اور اس کو صفائی کا موقع دیا جاتا ہے، لیکن ''کنزالایمان'' کے سلسلہ میں بین الاقوامی سطح پر تسلیم شدہ اس اصول کی خلاف ورزی کی گئی اور آج تک رابطۂ عالم اسلامی یا مذکورہ حکومتوں پر اس کی وجوہ کی نشاندھی قرض ہے۔ ایسا کبھی نہیں ہوتا کہ کسی فرد یا ادارے پر کوئی فرد جرم عائد کی جائے لیکن نہ تو اس کو اس کا جرم بتایا جائے اور نہ ہی اس کو صفائی کا کوئی موقع دیا جائے۔ اس خبر کی اشاعت سے فائدہ اٹھاتے ہوئے معاندین نے اس پر پابندی کی حمایت اور ''کنزالایمان'' کی مخالفت میں اخبارات و جرائد میں مضامین

لکھنے شروع کر دئے بعض نے کتابی صورت میں بھی شائع کئے اور یہ سلسلہ معاًاس پابندی کے بعد اس سرعت و تواتر سے شروع ہوا کہ گویا درون خانہ ان کو پہلے سے اطلاع تھی اور وہ اس کیلئے تیار بیٹھے تھے۔ جب اس پابندی کی مخالفت اور ترجمہ ''کنزالایمان'' کی حمایت میں بر صغیر پاک و ھند کے طول و عرض میں رابطہ عالم اسلام سے احتجاجی مراسلت اور اخبارات و جرائد میں مضامین کی اشاعت، پمفلٹ و ھینڈبل کی تقسیم اور احتجاجی جلسۂ و جلوس کا سلسلہ شروع ہوا تو ''رابطہ عالم اسلامی'' کے کار پردازوں نے یہ کہہ کر گردن چھڑانے کی کوشش کی کہ اس پر پابندی عرب کی آزاد حکومتوں کا اپنا اختیاری معاملہ ہے ہم اس معاملے میں کچھ نہیں کر سکتے۔ بعد میں جید علماء نے حرمین شریفین کی خدمت کے دعویدار بادشاہ اور امارات کی ریاستوں کو خطوط لکھے لیکن انہوں نے جواب نہیں دیا۔ قارئین کرام اس گفتگو سے آپ کو اندازہ ہو گیا ہو گا کہ یہ سارا اہتمام محض ''بغض معاویہ'' یعنی امام احمد رضا علیہ الرحمہ کی قد آور شخصیت ان کے شاندار علمی و دینی کارناموں پر پردہ ڈالنے کے لئے کیا گیا لیکن اب جامعہ ازھر کے علوم اسلامیہ کے تحقیقی ادارے نے ان کی پول کھول دی۔

''شیخ الازھر'' کا منصب عالم اسلام کا ایک اہم ترین منصب ہے اور جامعہ ازھر، قاھرہ، اسلام کی گذشتہ ایک ہزار رسالہ تاریخ میں سب سے بڑی اور مستند یونیورسٹی سمجھی اور تسلیم کی جاتی ہے۔ اب جبکہ عالم

اسلام کی اس سب سے بڑی یونیورسٹی کے سربراہ، شیخ الازھر، محمد سید طنطاوی مدظلہ العالی اور ان کے زیر نگرانی چلنے والے تحقیقی ادارے، "مجمع البحوث الاسلامیہ" (مرکز تحقیقات اسلامی) کے محقق علماء نے "کنز الایمان" کے مستند اور معتبر ہونے پر مہر تصدیق ثبت کردی تو ہم "رابطہ عالمی اسلامی" کے ارباب بست وکشاد اور ان کی وساطت سے سعودی عرب اور خلیج کی امارات کی حکومتوں سے مؤدبانہ مطالبہ کرتے ہیں کہ ہوشمندی اور علمی دیانت کا ثبوت دیتے ہوئے نیز عالم اسلام کے مسلمانوں کے فکری اتحاد کی خاطر "کنز الایمان" سے پابندی ختم کرنے کا ببانگ دہل اعلان شائع کریں، اور "کنز الایمان" کے علمی اور شرعی حیثیت پر، شیخ الازھر الشریف حضرت علامہ دکتور محمد سید طنطاوی حفظہ اللہ تعالیٰ کی جانب سے جاری کردہ سرٹیفکٹ کا عکس اور اس کی متعلقہ خبر فوری طور سے شائع کرکے مسلمانوں کے عالمگیر اتحاد و یگانگت کے فروغ کو یقینی بنائیں جس کی اس وقت اشد ضرورت ہے۔اس لئے کے جامعہ ازھر کی تحقیق سے ثابت ہو گیا کہ "کنز الایمان" احادیث مبارکہ صحابہ کرام، تابعین، تبع تابعین اور اسلاف کرام کی تفاسیر کا نچوڑ ہے اور یہ کہ اس میں کوئی خلاف شرع، یا خلاف اسلام مواد نہیں ہے۔ یہاں ہم امام احمد رضا سے علمی اور مسلکی اختلاف رکھنے والے علماء اور اسکالرز سے بھی درخواست گزار ہیں کہ آپ علم و تحقیق کے میدان میں ذاتی بغض و عناد،

گروہی حسد اور مسلکی تعصب کی عینک اتار کر ''نگاہ عشق و مستی'' کی ٹھنڈی روشنی میں ''کنزالایمان'' کا مطالعہ کریں اِن شاء اللہ آپ کو یہاں ''ایمان'' کا بیش بہا ''خزانہ'' اور ''عشق مصطفیٰ'' ﷺ کی ''دولت بیدار'' ملے گی۔ امام احمد رضا محدث بریلوی کو ہر قسم کے تعصب سے بالاتر ہو کر علم کی کسوٹی پر پرکھیں اِن شاء اللہ ان کو کھرا پائیں گے اور فکری اتحاد و یگانگت کی راہ پیدا ہوگی، جس کی آج ہمیں شدید ضرورت ہے۔ ''دانش نورانی'' کی روشنی میں ان کی شخصیت و تصانیف کا مطالعہ کریں اِنشاء اللہ اندھیروں سے اجالوں میں آجائیں گے اس لئے کہ نور بصیرت سے مزین مطالعہ اندھیروں سے اجالے کی طرف رہنمائی کرتا ہے

زمشتاقاں اگر تاب سخن بردی نمی دانی
محبت می کند گویا نگاہ بے زبانے را

پاکی ہے اس رب ذوالجلال خالق کائنات کو جس نے ہمیں قرآن کریم کی دولت عظیم سے نوازا اور لاکھوں درود سلام ہوں آقائے نامدار سرور کائنات ﷺ پر جن کے قلب اطہر پہ قرآن مجید فرقان حمید کی آیات کریمہ کا نزول ہوا اور جن کی وساطت سے یہ نور ھدایت ہم تک پہنچا۔ کہ ہم جہل کی ظلمت سے نکل کر علم و ہدایت کے اجالے کی طرف آئے اور صبح و مسا امام احمد رضا علیہ الرحمۃ کے مزار اقدس پر رحمت و

رضوان کی بارش ہو کہ جن کی تعلیم اور ترجمۂ قرآن نے ہمیں قرآن حمید کی روح یعنی عشق مصطفیٰ ﷺ سے روشناس کرایا (آمین) بجاہ سید المرسلین ﷺ۔

چراغ علم جلاؤ

خود بھی رکن بنئے اور احباب و رشتہ داروں کے نام رسالہ جاری کرواکر چراغ علم جلایئے۔

سالانہ رکنیت فیس =/120 روپیہ ، تاحیات =/4000 یکمشت ، بیرون ممالک =/10 ڈالر تاحیات =/300 ڈالر یا اس کے مساوی پاکستانی کرنسی رقم بذریعہ منی آرڈر / بینک ڈرافٹ ارسال فرمائیں رسالہ ہر ماہ آپ کے دیئے پتے پر ملتا رہے گا، اپنا پتہ صاف تحریر فرمائیں

رابطہ :- ۲۵، جاپان مینشن، رضا چوک (ریگل) صدر، کراچی۔ 74400، پوسٹ بکس نمبر 489

فون :- 021-7725150-7771219، اسلامی جمہوریہ پاکستان (E.mail marifraza@hotmail.Com)